عورت اور پردہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

وَقَرْنَ فِی بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی

(احزاب - ۳۳)

(اور گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی)

# عورت اور پردہ


پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد



(بین الاقوامی سلسلہ نمبر ۶)

ناشر

ادارہ مسعودیہ، ۲/ ۶، ۵-ای، ناظم آباد، کراچی، سندھ

(اسلامی جمہوریہ پاکستان)

۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۵ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

نسائیات کی تاریخ بڑی دردناک اور کربناک ہے، یہ انسانیت کی پیشانی پر بدنما داغ ہے۔ حیف، جس کے آغوش میں انسان نے پرورش پائی، اسی آغوش کو زخمی کیا ـــــ جس نے بلندیوں پر پہنچایا، اسی کو پستیوں میں ڈالا ـــــ سر زمین عرب میں ایام جاہلیت میں معاشرے کی نظر میں خواتین کی جو قدر و قیمت تھی اس کا کچھ اندازہ ایک عرب شاعر کے ان خیالات سے ہوتا ہے۔

۱۔ لڑکیوں کو دفن کرنا ہی سب سے بڑی فضیلت ہے (۱)

۲۔ موت عورت کے حق میں عزیز ترین مہمان ہے (۲)

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں لڑکیوں کی ولادت مرد کے لیے عذاب جاں تھی ـــــ جب کوئی مرد یہ خبر سنتا تو اس کا چہرہ مارے غصے کے سیاہ ہو جاتا اور وہ اسی غم میں پیچ و تاب کھاتا (۳) ـــــ لوگ لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے جس کے لئے قرآن کریم میں فرمایا گیا کہ قیامت کے دن دفن ہونے والی لڑکی سے پوچھا جائے گا بتا تجھے کس جرم کی پاداش میں قتل کیا گیا؟ (۴) یعنی ایسے سفاک باپ کو قیامت کے دن چھوڑا نہیں جائے گا ـــــ ایک صحابی نے ایام جاہلیت میں اپنی بیٹی کو زندہ دفن کرنے کا دردناک واقعہ سنایا تو وہ خود بھی روتے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی روتے رہے ـــــ

ہندوستان کا حال عرب سے بھی بدتر تھا۔ یہاں مرنے والے شوہروں کے ساتھ ان کی زندہ بیویاں جلائی جاتی تھیں، اس رسم کو "ستی" کے نام سے پکارا جاتا تھا ـــــ فرانس کے مشہور مؤرخ ڈاکٹر گستاؤلی بان نے لکھا ہے۔

____ "یہ رسم ہندوستان میں عام ہو چلی تھی کیوں کہ یونانی مؤرخوں نے اس کا ذکر کیا ہے" (۵)

ابن بطوطہ (م۔ ۷۷۹ھ / ۱۳۷۸ء) جب ہندوستان آیا تو اس نے یہ وحشت ناک منظر خود دیکھے جس کا اپنے سفر نامہ میں ذکر کیا ہے (۶) ____ ایسا ہی ایک منظر دیکھتے دیکھتے وہ بے ہوش ہو کر گھوڑے سے زمین پر گرنے لگا تو لوگوں نے سنبھالا (۷) ____ ۱۸۲۹ء میں لارڈ بنٹنگ نے ستی ہونے یا ستی میں مدد دینے کو جرم قرار دیا۔ پھر بھی ماضی قریب میں ہندوستان میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس میں شوہر کی لاش کے ساتھ اس کی زندہ بیوہ کو پھونک دیا گیا۔ یہ خبر ساری دنیا میں حیرت سے سنی گئی ____

یورپ بھی اس معاملے میں کسی سے پیچھے نہیں رہا، وہاں ۱۴۹۴ء اور ۱۵۲۱-۲۲ء میں جادو گری کے الزام میں سینکڑوں عورتوں اور بچوں کو ذبح کر دیا گیا (۸) ____ بقول ڈاکٹر اسپر نگر عیسائی دنیا میں ۹۰ ہزار عورتوں کو مختلف نامعقول الزامات میں زندہ جلا دیا گیا (۹) ____ آجکل بوسنیا میں مسلمان عورتوں کے ساتھ نصاریٰ جو سفاکانہ سلوک کر رہے ہیں، سن سن کر روح انسانیت کانپ رہی ہے ____ امریکہ جس کا شمار ترقی یافتہ براعظم میں کیا جاتا ہے وہاں عورتوں کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے، شاید تاریخ کے کسی دور میں ایسا سلوک نہیں کیا گیا ہو گا ____ ہر پانچ منٹ کے بعد ایک عورت کا دامن عصمت تار تار کیا جاتا ہے یعنی چوبیس گھنٹے میں عصمت دری کے ۲۸۸ حادثات رونما ہوتے ہیں ____ آپ خود اپنے ضمیر سے پوچھیں یہ جنت ہے یا جہنم؟ ____ مختلف جرائم کی تعداد اس سے بھی زیادہ ہے، چوبیس گھنٹے میں اٹھارہ سو جرائم کا ارتکاب کیا جاتا ہے (۱۰) ____ انا للہ وانا الیہ راجعون!

اسلام نے عورت پر بڑا کرم فرمایا اور اس کو پستیوں سے بلندیوں پر پہنچایا ____ اور ایسا رؤف و رحیم رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) مبعوث فرمایا جس نے دنیا کی چیزوں میں خوشبو اور عورت کو پسند فرمایا ____ روسی فلسفی ٹالسٹائی (م ۱۹۱۰ء) نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر اظہار خیال کرتے ہوئے یہ حدیث پیش کی ہے۔

"دنیا کی چیزیں صرف مال و متاع ہیں اور دنیا کی اچھی متاع نیک عورت ہے" (۱۱)

____ آپ نے عورتوں پر جو کرم فرمایا وہ تاریخ انسانیت میں سنہری حروف سے لکھا جائیگا ____ چند اقوال اور واقعات ملاحظہ ہوں۔

(۱) ایک صحابی نے عرض کیا "یا رسول اللہ سب سے زیادہ مجھ پر کس کا حق ہے" ____ فرمایا، "تیری ماں کا" ____ یہ سوال تین مرتبہ کیا گیا، آپ نے یہی فرمایا، "تیری ماں کا" ____ پھر چوتھی مرتبہ عرض کیا "سب سے زیادہ مجھ پر کس کا حق ہے؟" ____ تو فرمایا، "تیرے باپ کا" (۱۲)

آپ نے ملاحظہ فرمایا ____ اسلام کی نظر میں "ماں" کی کتنی قدر و منزلت ہے۔

(۲) حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد (م۔ ۱۱ھ / ۶۳۲ء) کا جب انتقال ہوا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر شریف ان کے کفن کے لئے عطا فرمائی ____ اور جب لحد کھودی گئی تو آپ نے لحد میں اتر کر اپنے دست مبارک سے بغلی قبر کھودی اور مٹی باہر نکالی اور پھر خود لیٹ کر دیکھا (۱۳) ____ اللہ اکبر

! اس قبر شریف کی منزلت کا کیا کہنا ! افسوس صد افسوس جنت البقیع شریف میں اس قبر شریف کے چاروں طرف بلند دیواریں چن دی گئی ہیں، شاید اس لئے کہ عاشقان رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کی زیارت سے محروم رہیں۔

(۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (م۔ ۶۳ھ / ۶۸۲ء) بیوہ ہو گئیں، آپ کے ساتھ یتیم بچے بھی تھے۔ پریشانی کا عالم، کوئی یارومددگار نہیں ـــــ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے پیغام بھیجا ـــــ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا چونکہ عیالدار تھیں، خیال آیا کہ شاید سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کا بوجھ محسوس کریں، آپ نے عذر پیش کرتے ہوئے فرمایا، "عیال دار ہوں، یتیم بچے میرے ساتھ ہیں" ـــــ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جواب عنایت فرمایا وہ ان مردوں کے لئے عبرت و نصیحت ہے جو عیالدار بیوہ عورتوں کا بوجھ اٹھانے سے پہلو تہی کرتے ہیں ـــــ آپ نے فرمایا ـــــ "تمھاری عیال، اللہ اور اس کے رسول کی عیال ہے" (۱۴) ـــــ اللہ اکبر !

(۴) آپ کی رضاعی بہن شیما بنت حارث حالت کفر میں ایک جہاد میں قید ہو کر آئیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کی گئیں تو آپ پہچان گئے اور اپنی چادر شریف پر بٹھایا، فرمایا، "اگر تم میرے پاس رہنا چاہتی ہو تو میرے پاس رہو، اپنے قبیلے میں جانا چاہتی ہو تو جا سکتی ہو" ـــــ شیما نے عرض کیا کہ "اپنے قبیلے میں جانا چاہتی ہوں" ـــــ آپ نے بہت سے اونٹ اور بکریاں دے کر اعزاز و اکرام سے روانہ کیا (۱۵)

ان واقعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خواتین پر کتنے مہربان تھے؟ ____ عورتوں پر آپ کا یہی کرم تھا کہ جب پہلی مرتبہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو خواتین اور بچیاں استقبال کے لئے باہر آگئیں اور خوشی کے ترانے گانے لگیں ____ مدینہ منورہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے مستقل قیام سے ان کو کتنی خوشی تھی، اس کا اندازہ اس شعر سے لگایا جاسکتا ہے۔

نحن جوارین من بنی نجار
یا حبذا محمد من جار (۱۶)

(ہم بنو نجار کی بیٹیاں ہیں، کس قدر خوش نصیب ہیں کہ محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے پڑوسی ہیں ____

جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے پردہ فرمارہے تھے تو خدمت اقدس میں خواتین ہی موجود تھیں۔ غم والم کا عالم تھا، حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (م۔ ۵۰ھ / ۶۷۰ء) فرمارہی تھیں "اے اللہ آپ کی ساری تکلیفیں مجھ کو عطا فرما دے" ____ محبت بھری اس دعا کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سن رہے تھے ____ فرمایا "صفیہ نے سچ کہا" ____ آپ نے وصیت فرمائی کہ جب جسد اطہر پر مرد صلوٰۃ وسلام پڑھ چکیں تو عورتوں سے کہنا کہ وہ قطار در قطار آکر صلوٰۃ وسلام پیش کریں (۱۷) سبحان اللہ ! کیسا کرم فرمایا کہ دنیا سے پردہ فرماتے وقت بھی یاد رکھا ____ یہ تمام حقائق خواتین کے لئے باعث صد افتخار ہیں، وہ جتنا فخر کریں کم ہے ____

کسی دوسری مذہبی کتاب میں خواتین کو اتنی اہمیت نہیں دی گئی جتنی اہمیت قرآن حکیم نے دی ہے سورۃ مریم، حضرت مریم علیہا السلام کے نام سے

معنون کی گئی ____ سورہ بقرہ، سورہ تحریم، سورہ نور وغیرہ میں خواتین کے لئے بہت سے احکام ومسائل ہیں ____ پھر اہم خواتین کا قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے مثلاً حضرت حوا علیہا السلام، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ازواج مطہرات، حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادیاں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ اور ہمشیرہ، حضرت یوسف علیہ السلام کی زوجہ مکرمہ، حضرت مریم علیہا السلام، ملکہ فرعون، ملکہ سبا اور صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔

اللہ تعالیٰ نے عورت اور مرد کے ازدواجی تعلق کو اتنا مقدس بنایا کہ اس کو اپنی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا[۱۸] ____ اور اس کا مقصد یہ بیان فرمایا کہ انسان سکون وچین حاصل کرے اور اس تعلق کو محبت ومہربانی کا تعلق قرار دیا جس میں ہوس پرستی کا شائبہ تک نہیں ____ اسلام کا یہ تصور کہیں نہیں ملتا جبکہ جرمن فلاسفر نٹشے نے تو یہاں تک لکھا ہے۔

"عورت کا مقصد حیات صرف یہ ہے کہ وہ مرد کی قید میں رہے اور اس کی خدمت کرتی رہے" [۱۹]

روس کا مشہور فلسفی کاؤنٹ لیو ٹالسٹائی (م۔ ۱۹۱۰ء) بھی خواتین کے متعلق اچھی رائے نہ رکھتا تھا۔ اس نے اسلام کی ترجمانی کرتے ہوئے اپنی رائے کا اس طرح اظہار کیا ہے۔

"مرد کا فرض ہے کہ عورت سے اچھا سلوک کرے اور اسکی باگ ڈھیلی نہ چھوڑے بلکہ اسے گھر میں بند رکھے کیوں کہ گھر عورت کی آزادی کے لئے کافی ہے" [۲۰]

نکاح جیسے مقدس رشتے کے بارے میں بھی ٹالسٹائی کی رائے اچھی نہیں۔ شاید اس لئے

کہ اس تجربے میں وہ ناکام ونامراد رہا، وہ لکھتا ہے۔

"ہمارے زمانے میں نکاح محض ایک دھوکہ اور فریب ہو گیا ہے ____ ہم اس کو محض نفسانی خواہش پورا ہونے کا وسیلہ جانتے ہیں۔" (۲۱)

اللہ تعالیٰ نے خواتین کو بڑی رعایتیں دی ہیں اور رنج و مصیبت میں ان کا پاس و لحاظ رکھا ہے ____ مثلاً مطلقہ عورت کے لئے یہ حکم ہے کہ عدت پوری ہونے تک اس کا خاوند اس کو راحت و آرام سے اپنے گھر میں رکھے، اس پر تنگی نہ کرے، اگر وہ حاملہ ہے تو پھر حمل کی مدت پوری ہونے تک اس کا سارا خرچہ برداشت کرے اور اس کی آسائش و آرام کا پورا پورا خیال رکھے ____ بچہ کی ولادت کے بعد اگر مطلقہ بیوی دو سال اس کو دودھ پلاتی ہے تو دو سال کی اجرت بھی ادا کرے (۲۲) ____ شاید یہ باتیں عجیب لگیں مگر یہ سب کچھ قرآن کریم میں ہے، ہم خواتین کو بتاتے نہیں، اپنے حقوق خوب یاد رکھتے ہیں ____ خواتین کو احکام شریعت کی پیروی کرتے ہوئے کسب معاش کی اجازت ہے، قرآن کریم میں ارشاد ہوا کہ مرد کی کمائی میں سے مرد کا حصہ ہے اور عورت کی کمائی میں سے عورت کا حصہ ہے (۲۳) ____ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا (م۔ ۲۰ھ / ۶۴۰ء) اپنے ہاتھ سے چمڑے کو دباغت دیتیں، فروخت کر کے جو رقم آتی غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کر دیتیں (۲۴)

اللہ تعالیٰ نے گھروں میں رہنے والی شریف خواتین کی عزت نفس کی حفاظت کے لئے مردوں کو بغیر اجازت لئے گھر کے اندر داخل ہونے سے منع فرمایا (۲۵) ____ اگر کسی خاتون سے بات کرنی ہے تو ادب یہ سکھایا کہ پردے کے پیچھے سے بات کی جائے (۲۶) ____ اگر کوئی دعوت پر بلائے اور گھر میں خواتین بھی موجود ہوں تو

کھانے کے بعد خواہ مخواہ باتوں میں مصروف نہ ہوں بلکہ کھا پی کر چلے آئیں [۲۷]
حضور انور صلی اللہ وعلیہ وسلم کے طفیل یہ سارے آداب ہم کو مل گئے، اب یہ ہماری بدنصیبی کہ ہم عمل نہیں کرتے

اللہ تعالیٰ نے ہم کو پیدا کیا، اس سے زیادہ کون ہمارے احوال سے واقف ہو گا؟ ہماری بھلائی اور برائی کا اس سے زیادہ کس کو علم ہو گا؟ ہم کو جن باتوں کا حکم دیا گیا ہے اور جن سے روکا گیا، وہ صرف اور صرف ہماری بھلائی کے لئے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، ذرا سوچیں تو سہی بندوں سے اس کو کیا غرض ہو گی؟ وہ ہمارے فائدے کے لئے ہم کو حکم دیتا ہے پردے کے بارے میں خواتین کو جو حکم دیا گیا وہ انھیں کے فائدے کے لئے ہے اگر وہ سوچیں اور غور و فکر کریں سورہ۔ نور اور سورہ۔ احزاب میں خواتین کے پردے سے متعلق جن آداب کا ذکر کیا گیا وہ ہماری توجہ کے مستحق ہیں، توجہ فرمائیں۔

(۱) اپنے اپنے گھروں میں رہیں، دور جاہلیت کی طرح بے پردہ نہ پھریں [۲۸]
(۲) دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالی رہیں اور غیر مردوں کو اپنا سنگھار نہ دکھائیں [۲۹]
(۳) ہاں ان رشتہ داروں پر چھپا سنگھار ظاہر ہو جائے تو حرج نہیں مثلاً خاوند، باپ (دادا پردادا)، سسر، بیٹے، بھانجے، بھتیجے، بہت ہی بوڑھے اور نابالغ ملازم اور نو عمر لڑکے۔ [۳۰]
(۴) خواتین بوقت ضرورت باہر نکلیں تو چادر کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈال لیں تا کہ پہچانی جائیں (کہ شریف ہیں) اور شرارت کرنے والے چھیڑ چھاڑ نہ کریں [۳۱]
(۵) مسلمان مردوں کو حکم دیا جائے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں [۳۲]

(۶) مسلمان عورتوں کو بھی حکم دیا جائے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں (۴۳)

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ قرآن حکیم ہم سے کس شرم و حیا اور غیرت و حمیت کا تقاضا کرتا ہے ____ روسی فلسفی ٹالسٹائی نے بھی سج بن کر، خوشبو لگا کر عورت کے باہر نکلنے سے متعلق یہ حدیث پیش کی ہے جس میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:۔

"جو عورت خوشبو لگا کر گھر سے نکلی پھر اس غرض سے لوگوں کے پاس سے گزری کہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں، وہ زانیہ ہے اور جنھوں نے اسے دیکھا ان میں سے ایک ایک کی آنکھ زانیہ ہے" (۴۴)

موجودہ صورت حال دل درد مند کے لئے تشویش ناک ہے، جس سے گھر میں رہنے اور پردہ کرنے کے لئے کہا گیا تھا، وہ بے پردہ گھر سے باہر ہے ____ اور جس سے دروازہ کھلا رکھنے اور حاجت مندوں کی حاجت روائی کے لئے کہا گیا تھا، وہ بند دروازوں اور سخت پردوں میں ہے ____ اسلامی معاشرے کے ہر حاکم و افسر کو ہدایت کی گئی تھی وہ دروازہ کھلا رکھے، پہرے نہ لگائے ____ مگر یہاں تو رسائی بھی بہت مشکل ہے اور کبھی کبھی ناممکن بھی ہو جاتی ہے ____ خواتین کے آداب مردوں نے اپنا لئے، اے کاش! ہم عقل سلیم سے کام لیتے!

قرآن حکیم میں پردے کے متعلق جو کچھ ہدایات دی گئیں، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (م۔۵۸ھ / ۶۷۷ء) نے اس پر عمل کر کے بہترین نمونہ پیش کیا ____ ازواج مطہرات میں علم و دانش میں کوئی آپ کا ثانی نہ تھا ____ تاریخ و حدیث سے ہمیں ان واقعات کا علم ہوتا ہے:۔

۱۔ ایک مرتبہ حضرت حفصہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا باریک دوپٹہ

اوڑھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ نے ان کا دوپٹہ چاک کر دیا اور فرمایا "اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں کیا فرمایا ہے؟" ___ اس تنبیہ کے بعد دبیز کپڑے کی چادر منگوا کر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو عنایت فرمائی (۴۵)

۲۔ ایک مرتبہ کسی کے ہاں آپ کا جانا ہوا، صاحب خانہ کی دو جوان لڑکیاں بغیر چادر، باریک دوپٹہ اوڑھے نماز پڑھ رہی تھیں، آپ نے ہدایت فرمائی کہ آئندہ دبیز کپڑے کی چادر اوڑھ کر نماز پڑھی جائے (۴۶)

۳۔ ایک مرتبہ ابن اسحاق نابینا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ پردے میں ہو گئیں ___ ابن اسحاق نے عرض کیا کہ میں تو نابینا ہوں، آپ نے پردہ کیوں فرمایا، ___ فرمایا، میں تو بینا ہوں، دیکھ رہی ہوں (۴۷)

۴۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں خواتین مسجد نبوی شریف میں حاضر ہوتیں اور عیدین کے لئے بھی حاضر ہوتیں مگر نامساعد حالات کی وجہ سے عہد فاروقی میں خواتین پر پابندی لگا دی گئی اور انھوں نے مسجد نبوی شریف میں آنا بند کر دیا ___ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ (م۔ ۲۳ھ / ۴۔ ۶۴۳ء) کے اس عمل کی تائید فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

"اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوتا کہ خواتین کی حالت یہ ہو گئی ہے تو آپ ان کو مسجد میں آنے سے اس طرح روکتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا" (۴۸)

مندرجہ بالا واقعات سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خواتین سے کیا توقع رکھتی ہیں اور کیا چاہتی ہیں ___ اسلام جہاں جہاں پھیلا ___ ایشیا میں، افریقہ میں، یورپ میں ___ ساتھ ساتھ پردہ بھی پھیلتا چلا گیا۔

یہ ہمیشہ اسلامی شعائر میں ایک عظیم شعار شمار کیا گیا ــــــ انتہائی عروج کے زمانے میں جبکہ اسلامی سلطنت تین براعظموں پر پھیلی ہوئی تھی، پردہ مسلم اور غیر مسلم خواتین کے درمیان ایک نشان امتیاز بنا رہا ــــــ بلکہ غیر مسلم حکومتوں میں بھی یہ امتیاز قائم رہا ــــــ

۱۹۱۴ء سے قبل روس میں مسلم خواتین پردے میں رہتیں، قرآن کریم حفظ کرتیں، وہاں حفظ قرآن کا عورتوں اور مردوں میں عام رواج تھا ــــــ (اخبار المؤید، مصر، ۱۵ اگست ۱۹۰۲ء) ــــــ روس کی مسلم خواتین مدارس بھی قائم کرتیں، ایک روسی خاتون صفیہ علیہ خانم نے اپنے خرچ سے ایک عظیم الشان مدرسہ قائم کیا تھا ــــــ الغرض ماضی میں اسلامی معاشرے میں جو کچھ ترقی ہوئی، پردے میں رہ کر ہی ہوئی، حد تو یہ ہے کہ خواتین جہاد میں شریک ہوتیں، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں، کبھی خود جہاد میں حصہ لیتیں، یہ سب کچھ حیا کے ساتھ، پردہ میں رہ کر ہی کیا جاتا ــــــ دور جدید میں جہاں اسلامی انقلاب آیا، یا اسلام کے نام پر انقلاب آیا، وہاں پہلی بات یہ دیکھی گئی کہ بے پردہ عورتیں، پردہ دار ہو گئیں اور ان کی ہیبت دشمنان اسلام کے دلوں میں ایسی بیٹھی کہ وہ خوف زدہ ہو گئے ــــــ جدید معاشرے کی بے پردگی نے اسلامی معاشرے کو کچھ نہ دیا اور نہ تاریخ میں کسی باب کا اضافہ کیا ــــــ یہ دردمند خواتین کے لئے سوچنے کی بات ہے ــــــ اگر بے پردگی ترقی کی ضامن ہوتی تو آج سارے عالم میں ہم اس طرح رسوا نہ ہوتے ــــــ مشہور مؤرخ آرنلڈ ٹوئنبی نے ایک جگہ لکھا ہے کہ انسانی معاشروں کی تباہی میں عورت کی آزارہ روی اور بے پردگی کو بڑا دخل ہے ــــــ مؤرخ موصوف نے عالمی تاریخ کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے کے بعد اس رائے کا اظہار کیا ہے اس لئے اس کو کسی تعصب یا تنگ دلی پر محمول نہیں کیا جانا چاہیے بلکہ اس

تاریخی حقیقت پر ٹھنڈے دل سے غور و فکر کرنا چاہیے ____ حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے معاشرے کی بنیاد پاکیزگی پر رکھی ہے ____ ہمہ گیر پاکیزگی ____ زندگی کے ہر شعبے کی پاکیزگی ____ مغربی سازشیوں نے اسلام کی ہر معقول بات کو نامعقول بنا کر دکھایا ____ اور اپنی ہر نامعقول بات کو معقول بنا کر دکھایا ایسا پروپیگنڈا کیا کہ عقلیں ماؤف ہو گئیں اور آنکھیں پٹ ہو گئیں ____ اسلام نے خواتین پر بے شمار احسانات کئے مگر ایک پردے کی معقول ہدایت (جو خواتین ہی کی عصمت و عفت اور حسن و جمال کی حفاظت کی ضامن ہے) بعض خواتین کو اچھی نہیں معلوم ہوتی، دشمنان اسلام نے اس کی اچھائیوں کو چھپایا اور نام نہاد برائیوں کو اچھالا ____ اس طرح خواتین کے ذہنوں کو پراگندہ کر کے اسلام کی سچائی سے ان کو دور کر دیا ____ ذرا غور کریں، خواتین کی بے پردگی نے جسمانی آرائش و زیبائش کا راستہ کھولا، پھر اس نے بے حیائی کی صورت اختیار کی اور بے حیائی نے عریانی اور بدکرداری کا دروازہ کھول دیا ____ نوبت یہاں تک پہنچی کہ اب یورپ و امریکہ انسانوں کی سرزمین نظر نہیں آتے، حیوانوں اور درندوں کے جنگل معلوم ہوتے ہیں ____ اس بے حیائی کے جو نتائج سامنے آتے، ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

۱۔ خواتین کا غیر محفوظ ہونا ____

۲۔ خواتین کے اغواء اور زنا کی وارداتیں عام ہونا ____

۳۔ خواتین میں جذبہ امومت کا مر جانا ____

۴۔ بدنگاہی اور پراگندہ خیالی عام ہونا ____

۵۔ مردوں کا جنسی امراض میں مبتلا ہونا ____

۶۔ عورت کے تقدس کا پامال ہونا ____

ابھی کچھ روز کی بات ہے پردہ دار خاتون کی عزت کی جاتی تھی اور اب بھی کی جاتی ہے ـــــ بسوں میں اس کے لئے سیٹ خالی کر دی جاتی تھی لیکن بے پردہ خاتون کی تکریم کیلئے لوگ تیار نہیں ـــــ وہ بسوں میں جس حال میں سفر کرے کسی کو کوئی سرو کار نہیں ـــــ دور جدید میں عورت کی بے پردگی نے اس کو اس حد تک رسوا کیا ہے کہ وہ اخبارات و رسائل اور اشتہارات کی زینت بن کر نفع اندوزی کا ایک وسیلہ بن کر رہ گئی ہے ـــــ جہاں جہاں خواتین کو جگہ دی جاتی ہے، احترام کی وجہ سے نہیں، تجارت چمکانے اور نفع حاصل کرنے کے لئے ـــــ عورت پر اسلام کی نظر مشفقانہ ہے اور جدید معاشرے کی نظر خالصتۃً تاجرانہ ہے ـــــ سچی بات یہ ہے کہ ہماری انفرادی اور اجتماعی عظمت و شوکت کا دارومدار صرف اور صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہے ـــــ عالمی سطح پر ہماری رسوائی کی بڑی وجہ دلوں کا عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی ہونا اور عمل کا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے عاری ہونا ہے ـــــ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م ۲۳ھ ۔ ۶۴۳ء) نے سچ فرمایا۔

"ہم وہ قوم ہیں جس کو اللہ نے اسلام کی بدولت عزت دی" (۲۹)

## حواشی

۱۔ نیاز فتحپوری، صحابیات، مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۲ء، ص ۱۳
۲۔ نیاز فتحپوری، صحابیات، مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۲ء، ص ۲۱
۳۔ قرآن حکیم، سورہ زخرف، آیت نمبر ۱۷

۴۔ قرآن حکیم، سورہ تکویر، آیت ۸،۹

۵۔ ڈاکٹر گستاؤلی بان، تمدن ہند (ترجمہ اردو سید علی بلگرامی)، مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۲ء، ص ۲۳۸

۶۔ ابو عبداللہ ابن بطوطہ، سفر نامہ ابن بطوطہ (ترجمہ اردو، رئیس احمد جعفری)، مطبوعہ کراچی، ۱۹۸۶ء، ص۔۵

۷۔ ابو عبداللہ ابن بطوطہ، سفر نامہ ابن بطوطہ (ترجمہ اردو رئیس احمد جعفری)، مطبوعہ کراچی، ۱۹۸۶ء، ص۔۳۶،۳۷

۸۔ نیاز فتحپوری، صحابیات، ص ۱۱

۹۔ نیاز فتحپوری، صحابیات، ص ۱۱

۱۰۔ اخبار جنگ (کراچی)، شمارہ ۵ مئی ۱۹۹۳ء

۱۱۔ ٹالسٹائی، پیغمبر اسلام (ترجمہ اردو)، مطبوعہ لاہور، ۱۹۲۰ء، ص ۴۵

۱۲۔ بخاری و مسلم شریف متفق علیہ

۱۳۔ ابوالنصر منظور احمد شاہ، مدینۃ الرسول، مطبوعہ لاہور، ۱۹۹۲ء، بحوالہ خلاصۃ الوفا، ص ۲۹۳

۱۴۔ ابوالنصر منظور احمد شاہ، مدینۃ الرسول، بحوالہ زرقانی، ج۔۲، ص ۲۸۲، اور مدارج النبوۃ، ج ۲، ص ۸۱۵

۱۵۔ ایضاً، بحوالہ سیرت حلبیہ، ج۔۱، ص ۱۴۸

۱۶۔ ایضاً، بحوالہ خلاصۃ الوفا، ص ۱۳۶

۱۷۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مدارج النبوۃ، ج ۲، ص ۴۴۰

۱۸۔ قرآن حکیم، سورہ روم، آیت نمبر ۲۱

۱۹۔ نیاز فتحپوری، صحابیات، ص ۱۴

۲۰۔ ٹالسٹائی، پیغمبر اسلام (ترجمہ اردو محمد فیض الحسن)، مطبوعہ لاہور، ۱۹۲۰ء، ص ۵۴

۲۱۔ ٹالسٹائی، پیغمبر اسلام (ترجمہ اردو محمد فیض الحسن)، مطبوعہ لاہور، ۱۹۲۰ء، ص ۵۴

۲۲۔ قرآن حکیم، سورہ طلاق، آیت نمبر ۶

۲۳۔ قرآن حکیم، سورہ نساء، آیت نمبر ۳۲

۲۴۔ ابن حجر عسقلانی، الاصابۃ فی معرفۃ الصحابہ، ج ۲، ص ۶۰۲

۲۵۔ قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۵۳، و سورہ نور، آیت نمبر ۲۷

۲۶۔ قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۵۳، و سورہ نور، آیت نمبر ۲۷

۲۷۔ قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۵۳

۲۸۔ قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۳۳

۲۹۔ قرآن حکیم، سورہ نور، آیت نمبر ۳۱

۳۰۔ قرآن حکیم، سورہ نور، آیت نمبر ۳۱

۳۱۔ قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۵۹
۳۲۔ قرآن حکیم، سورہ نور، آیت نمبر ۳۰
۳۳۔ قرآن حکیم، سورہ نور، آیت نمبر ۳۱
۳۴۔ ٹالسٹائی، عنصر اسلام (ترجمہ اردو)، مطبوعہ لاہور، ۱۹۲۰ء، ص ۴۴
۳۵۔ ابو عبداللہ محمد بن سعد زہری، طبقات ابن سعد، ج ۸، ص۔ ۵۰
۳۶۔ احمد بن حنبل شیبانی، المسند، ج ۶، ص ۹۶ <
۳۷۔ طبقات ابن سعد، ج۔ ۸، ص۔ ۴۹
۳۸۔ نیاز فتحپوری، صحابیات، ص ۵۸
۳۹۔ مولانا محمد مالک کاندھلوی، پردہ اور مسلمان خاتون، مطبوعہ کراچی، ص۔ ۱۵

# ادارۂ مسعودیہ کی کتب ملنے کے پتے

۱۔ ادارۂ مسعودیہ، ۵-۲/۶، ای ناظم آباد، کراچی۔فون 92-21-6614747

۲۔ ضیاءالاسلام پبلی کیشنز۔ضیاءمنزل (شوگن مینشن) آف محمد بن قاسم روڈ، کراچی فون نمبر 2633819-2213973

۳۔ محمد عارف وعبدالراشد مسعودی۔اسٹاکسٹ ادارۂ مسعودیہ کراچی شاپ نمبر B-2 سرنیچ منزل امام بارگاہ اسٹریٹ نزد کچھی میمن مسجد بالمقابل گلف ہوٹل صدر کراچی، پاکستان۔فون نمبر: 021-5217281 موبائل: 0320-5032405

۴۔ مکتبہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ، پولیس چوکی محلہ فرقان آباد، کراچی نمبر ۵، فون: 4910584-4926110

۵۔ ضیاءالقرآن۔14۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی فون: 021-2630411-2210212

۶۔ فرید بک اسٹال ۳۸۔اردو بازار لاہور فون نمبر۔ 042-7224899

۷۔ مکتبہ الجامعہ نقشبندیہ بستان العلوم۔ کڈ ہالہ (مجاہدہ آباد)، آزاد کشمیر براستہ گجرات، اسلامی جمہوریہ پاکستان۔

۸۔ گلوبل اسلامک مشن 355 والنٹ اسٹریٹ سویٹ ۲ یونکرس، نیویارک 10701، P.O.Box:1515 ٹیلیفون: (914)709-1705 فیکس: (914)709-1593

۹۔ جناب منیر حسین مسعودی، 46 ہولی لین، سمیتھوک، ویسٹ مڈلینڈز B67 7JD، انگلینڈ، U.K.۔